رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(شیخ فیض علی صابر منیجر)

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

(محمد افضل ایڈیٹر)

نمبر ۴ | قادیان دارالامان - ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ھ ہجری مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد ۱

ضوابط و شرح قیمت

(۱) البدر ہفتہ وار اخبار ہر جمعہ کے دارالامان قادیان سے شائع ہوتا ہے اس میں بنی نوع انسان کی نجات اور آرام کیواسطے حضرت مسیح موعودؑ کے روزانہ حالات اور تقریریں حکیم نورالدین صاحب اور دیگر اطبا کے عمدہ عمدہ مجرب نسخہ جات اور دوسرے عمدہ اور چیدہ مضامین اور خبریں ہوتی ہیں احمدیہ جماعت کیواسطے اپنی دوستوں اور خویش اقارب کو تبلیغ کرنے کا یہ بہت ارزاں اور عمدہ ذریعہ ہے کہ وہ اُنکے نام یہ پرچہ جاری کرا دیں۔

(۲) بایں غرض کہ ہر ایک حیثیت کا آدمی اسے باآسانی خرید کر مستفید ہو سکے اسکی قیمت ہندوستان میں [illegible] اور بیرون ممالک میں [illegible] سالانہ رکھی گئی ہے۔ اور لوکل خریداروں سے [illegible] سالانہ۔

(۳) رؤسا اور دیگر اہل وسعت احباب سے کوئی خاص قیمت مقرر نہیں ہے وہ اپنی خداداد نعمت میں سے علی قدر مراتب بہ نیت حصول رضائے الٰہی اس کارخیر میں ہاتھ بٹانیکی غرض سے جو کچھ مرحمت کریں گے وہ شکریہ کے قبول کیا جاوے گا۔ (۴) درخواست خریداری یا تو نقد قیمت کے ساتھ یا بہ اجازت وی پی آنی چاہیئے (۵) ہر ایک جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ حسب ضرورت آنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ (۶) نمونہ کا پرچہ ار ٹکٹ وصول ہونے پر روانہ ہوتا ہے۔ (۷) سلسلہ احمدیہ کی تائید میں ہر ایک مضمون بشرطیکہ ایک کالم سے زیادہ نہ ہو طبع ہو سکتا ہے طویل مضامین خود صاحب مضمون بطور ضمیمہ کے اپنے اخراجات پر بہت ارزاں طبع کروا سکتے ہیں (۸) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت بپابندی ہدایت نمبر ۵ کرنا چاہیئے۔ (۹) مقام اور پتہ کی تغیر و تبدل کی اطلاع اور ہر ایک قسم کی خط و کتابت بنام محمد افضل و شیخ فیض علی صابر دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے خط و کتابت میں نام اور پتہ مفصل اور خوشخط ہونا چاہیئے۔ (۱۰) جن احباب کی خدمت میں یہ پرچہ بلا درخواست پہونچتا ہے وہ اُس کی خریداری کی [illegible]

البدر

ہمارے مہربان کرم معظم دوست رحمت علی صاحب براسوالی لیڈ نے افریقہ سے چار اشخاص کے نام البدر جاری کروایا ہے۔ مکرمی حافظ عبدالعزیز صاحب نے سیالکوٹ سے البدر کے دو خریدار پیدا کئے ہیں۔

مکرمی میر محمد سعید صاحب حیدرآباد دکن نے گیارہ احباب کے نام ارسال کر کے درخواست کی ہے کہ اُنکے وی پی اخبار ایک سال کیواسطے روانہ کیا جاوے۔

خدا تعالیٰ ہمارے تمام دوستوں اور ہمدردوں کو جزائے خیر عطا کرے اور توفیق دے کہ وہ بنی نوع انسان کیواسطے زیادہ ہمدرد اور نافع الناس ثابت ہوں۔

محمد اکرم بیگ صاحب قلعہ دہار سے تحریر فرماتے ہیں کہ البدر میں بیعت کنندگان کے نام کی فہرست ضرور ہونی چاہیئے

جواب - اس بات کے ضروری ہونے میں تو شک نہیں مگر سردست البدر اسے نبھا نہیں سکتا ایک تو اسکی اشاعت ابھی بہت کم ہے دوسری ڈائری کے علاوہ دو صفحہ کے مضامین ابھی ترتیب طلب ہیں میرے خیال میں یہ خدمت الحکم کیلئے بہت مناسب ہے۔

ہمیں بہت افسوس ہے کہ البدر نمبر ۳ کی اشاعت میں معمول سے زیادہ التوا ہوگیا اور احباب کو انتظار کرنا پڑا دیگر باد یہ ہی کہ اس التوا کا باعث محض ایک دینی خدمت احمد سلسلہ کی تھی اور اسلام کی تائید میں ایک عظیم الشان نشان مسمی اعجاز احمدی تھا جسکی وجہ سے البدر نمبر ۴ بھی اپنے وقت پر نہ شائع ہوسکا کیونکہ کاتب مصروف تھے یہ ایک مجبوری امر تھا ہم امید کرتے ہیں ہمارے ناظرین بھی برائے حصول ثواب اپنی رضامندی ظاہر فرما کر ہمیں مشکور کریں گے۔

کیونکہ سردست البدر کی اشاعت بہت کم ہے اور ابھی اسکی مثال ہی اُس بچہ کی ہے جسے تولد ہوئے ہوئے ایک ماہ بھی نہیں ہوا اگر خدا کا فضل دستگیر ہوا اور اُسکی نصرت شامل حال ہوئی تو امید ہے کہ ہر ایک کی جلد پوری ہو جاویگی احمدیہ احباب سے التماس ہے کہ وہ اس اخبار کو ہمارا ذاتی اخبار نہ خیال کریں بلکہ احمدیہ جماعت کی ایک بڑی احتیاج کو پورا کرنے کا ایک آلہ خیال کر کے میرا ہاتھ بٹاویں اور اسکی استحکام اور قیام کے لئے حتی الوسع کوشش کریں۔

اطلاع

چونکہ البدر کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب ایم اے منیجر ریویو آف ریلیجنز یا حضرت اقدس کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہمارے احباب البدر کے متعلق تمام خط و کتابت وغیرہ صرف البدر کے منیجر اور ایڈیٹر سے کیا کریں حضرت اقدس یا مولوی محمد علی صاحب یا کسی اور صاحب کے عزیز وقت میں حرج کرنا مناسب نہیں۔

تازہ الہام و رؤیا

پلیگ کے متعلق [illegible] توجہ کرنے سے حضرت اقدس نے رؤیا میں دیکھا کہ کچھ کتابیں ہیں جنپر تین بار تسبیح تسبیح تسبیح لکھا ہوا تھا۔ پھر الہام ہوا۔ واللہ شدید العقاب۔ انھم لا یحسنون۔

رؤیا میں حضرت اقدس کو الہام ہوا۔ خسف القمر والشمس فی رمضان۔ فبای آلاء ربکما تکذبان۔ آپنے رؤیا ہی میں مولوی عبدالکریم صاحب سے جو کہ پاس بیٹھے تھے فرمایا کہ آلاء سے مراد میں ہوں (یعنے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام)

موسم سرما کے عوارضات کی ایک عجیب و غریب دوا لکھی جاتی ہے جو کہ کھانسی۔ دمہ۔ زکام۔ نزلہ وغیرہ تپ۔ دردسر دردکمر و درد اعضائی کا جو کہ سردی سے ہوں اور افیون کی عادت چھوڑنے کے لئے اُس کے قائم مقام ایک عمدہ اور بے نظیر علاج ہے۔

جوزبانتل - ریوند چینی - زنجبیل - صمغ عربی تمام ادویہ ایک ایک تولہ کو خوب باریک کوٹ کر بقدر ماش گولیاں بنا دیں خوراک ایک ایک گولی صبح و شام حسب برداشت طبیعت۔ کھانسی اور دمہ کیواسطے مونہہ میں رکھکر لعاب چوسنا چاہیئے۔ زکام کیواسطے دودھ کے ساتھ ایک گولی شام ایک صبح۔

www.aaiil.org

کے کیا معنے ہیں۔ فرمایا کہ آیت میں اللہ تعالےٰ صحابہ کرامؓ پر اپنا اظہار نعمت کرتا ہے کہ ایک زمانہ اُن پر ایسا گذرا ہے کہ وہ جہل اور ضلالت میں مبتلا ہو کر بالکل مر گئے ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انکو آنحضرتؐ کے طفیل اس موت سے زندگی بخشی اور آنحضرتؐ کی تربیت سے انکی نفسانی خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد کی جس سے انکو ایک دائمی بقا حاصل ہوئی اور انکا مرجع صرف اللہ تعالیٰ ہی رہ گیا

مولوی فتح الدین صاحب نے ایک حدیث پیش کی جسے وہ تاویل کر کے مسیح موعود پر چسپاں کرتا چاہتے تھے حضرۃ اقدس نے فرمایا ہمانکی کیا ضرورۃ ہے خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی تائیدیں ہمارے شامل حال ہیں کیا منا کم ثلثہ ہمارے لیے کافی نہیں ہے اول تو قرآن کا مِنْكُمْ یعنی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ دوسرے بخاری کا مِنْكُمْ یعنی اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تیسرے مسلم کا مِنْكُمْ یعنی اَمَّكُمْ مِنْكُمْ پھر آیۃ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے معنے حضرۃ اقدسؑ سناتے رہے جسکا ذکر البدر نمبر ۲-۳- میں بسط سے آگیا ہے۔

اس کے بعد منشی نعمت علی صاحب احمدی ساکن بٹالہ نے حضرۃ اقدسؑ سے کھانا کھانیکی درخواست کی اور حضرۃ کے انکار پر اصرار کیا تو آپنے فرمایا کہ کھانیکی تاکید تو مہمان کے واسطے ہوا کرتی ہے جب آپنے بیعت کی تو ہمارے جسم کے جزو ٹھیرے تیسے جو بیعت ہوتی ہے کیا اُس سے آپکا کچھ اپنا بھی رہ گیا ہے۔

اس کے بعد گفتگو ہوتے ہوتے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ حق کی یہ بھی ایک پہچان ہے اور اسکی شناخت کا یہ ایک عمدہ معیار ہے کہ دنیا اپنے سارے ہتھیاروں سے اسکی مخالفت پر ٹوٹ پڑتی جاتی ہے۔ مال سے، اعضا سے، عزت سے اور اندرونی اور بیرونی لوگ اور اپنے اور پرائے گویا سب ہی اسکی مخالفت پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر وہ (حق) آگے ہی آگے قدم رکھتا جاوے اور کوئی روک اُسکی ترقی کو نہ روک سکے چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ الخ سو اس معیار سے ہمارے سلسلہ کو پرکھا جاوے تو ایک طالب حق کے واسطے کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا دیکھلو نہ ہمارا کوئی دوست ہے نہ کوئی کچھ اور دشمن بھی کیا اندرونی کیا بیرونی سب اکٹھے ہو کر ہماری تباہ کرنیکی کوشش میں لگے ہوئے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں ہمیں کامیاب کیا اور دشمن ذلیل ہوئے کفر کے فتوے لگائے قتل کا مقدمہ کیا غرضیکہ اُنھوں نے کوئی دقیقہ ہماری بربادی کا اُٹھا نہ رکھا مگر کیا خدا سے کوئی جنگ کر سکتا ہے ہماری ترقی کے خود مخالف ہی باعث اور محرک ہیں بہت لوگوں نے انھیں کے رسائل سے اطلاع پا کر ہماری بیعت کی اگر واعظ وغیرہ ہمارے ہاتھ ہوتے تو ہمیں انکا بھی مشکور ہونا پڑتا اور یہ بھی ایک شعبہ شرک کا ہو جاتا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بچایا ایک آبپاشی اور تخم ریزی تو کسان کرتا ہے اور ایک خود خدا کرتا ہے ہم اور ہماری جماعت خدا کی تخم ریزی اور آبپاشی سے ہیں تو خدا کے لگائے ہوئے پودہ کو کون اکھاڑ سکتا ہے آجکل اللہ تعالیٰ نے دو طور سے ہماری مدد کی ہے ایک تو طاعون بھیجکر کہ اس کے ذریعہ سے (باقی آئندہ)

۸ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء روز شنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدسؑ نے نماز سے پیشتر مجلس کی علاقہ مونگیر سے کہ اصحاب محمد رفیق صاحب بی اے و محمد کریم صاحب تشریف لائے ہوئے تھے دونوں صاحبوں نے حضرۃ اقدسؑ سے بیعت کی بیعت کے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تاکہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر عمل کرتے رہا کرو اور ہمیشہ خط بھیجتے رہو۔ پھر اس کے بعد نماز ہوئی اور حضرۃ تشریف لے گئے۔

سیر | بوجہ ریزش (زکام و نزلہ) کے آج حضرۃ اقدسؑ نے سیر کا جانا ملتوی رکھا۔

ظہر و عصر | آج ظہر کے وقت نماز کے ساتھ عصر کی نماز بھی سلسلہ جمع ہوئی کہ حضرۃ اقدس اس سلسلہ آلہیہ کی تائید میں ایک عظیم الشان مضمون لکھ رہے ہیں۔ ظہر کے وقت حضور والا نے ایک نووارد صاحب سے ملاقات کی اور انکو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو کہ حضرت اقدسؑ کے سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں اُنھوں نے عرض کی کہ حضرۃ میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کو بھی ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اُس وقت ہماری دعا کا اثر ہوگا۔

لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اُسے خواب میں حضرۃ اقدسؑ کی نسبت بتلایا گیا کہ وہ سچا ہے اُس شخص کی ارادت ایک فقیر کے ساتھ تھی جو کہ داتا گنج بخش کے مقبرہ کے پاس رہا کرتا ہے اُس شخص نے اُس سے بیان کیا تو اُسنے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصہ میں ترقی کا ہونا اور دن بدن عروج کا ہونا اُنکی سچائی کی دلیل ہے پھر ایک اور مست فقیر وہاں تھا اُسنے کہا یا ہمیں بھی پوچھ لینے دے دوسرے دن اسنے بتلایا کہ مجھے خدا نے کہا ہے کہ مرزا مولا ہے اول فقیر نے کہا کہ مولانا کہا ہوگا کہ وہ تیرا اور میرا اور ہم جیسوں سب کا مولا ہے۔

حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ آجکل خواب و رویا بہت ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں سے اطلاع دیدے خدا کے فرشتے اسطرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں ٹڈی ہوتی ہے وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو مان لو۔

پھر ایک اور شخص کا حال بیان کیا کہ جسنے حضور عالی کی رد میں ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے کہا کہ تو تو رد لکھتا ہے اور اصل میں مرزا صاحب سچے ہیں پھر اُس نے وہ کیفیت حضرت اقدسؑ کو لکھکر روانہ کی اسکے بعد ہر دو نمازیں (ادا) ہوئیں اور حضرۃ اقدسؑ تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا | حضرۃ اقدسؑ حسب معمول شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے احباب میں سے ایک نے اُٹھکر عرض کی کہ حضور نے تحفہ گولڑویہ میں دارقطنی کی جو حدیث نقل فرمائی ہے

اس کے جواب میں حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ اصل قیامۃ کا علم تو سوائے خدا کے کسیکو بھی نہیں حتی کہ فرشتہ کو بھی نہیں اور وما ساعۃ کا لفظ ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ عورتوں کے حمل کی میعاد ۹ ماہ دس دن ہوتی ہے جب ۹ ماہ پورے ہوگئے تو اب باقی دنوں میں کسیکو خبر نہیں ہوتی کہ کون سے دن وضع حمل ہوگا گھر کا ہر ایک آدمی بچہ جننے کی گھڑی کا منتظر رہتا ہے اسی لیے قیامت کا نام ساعۃ رکھا ہے کہ اُس ساعۃ کی خبر نہیں خدا کی کتابوں میں جو اُسکے علامات ہیں مگر ہے کہ اُسنے کوئی آدمی قریب قریب اُس زمانہ کا پتہ بھی دیدے مگر اُس ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ہے جیسے وضع حمل کی ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ایک ڈاکٹر سے بھی پوچھو وہ بھی کہے گا کہ ۹ ماہ اور دس دن مگر جو نہی وہ گذر جاتے ہیں پھر فکر رہتا ہے کہ دیکھیے کونسے دن ہو۔ کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ ہزار سال کے بعد قیامۃ قریب ہے اب ۶ ہزار تو گذر گئے ہیں قیامۃ تو قریب ہوگی مگر اُس گھڑی کی خبر نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ایک خط کا مضمون سنایا جو کہ سٹریٹ سیٹلمنٹ سے آیا تھا اُسکا خلاصہ یہ تھا کہ کشمیر سے پرانا صحیفہ ایک پادری بنام خداانمس نے حاصل کیا ہے جو کہ دو ہزار سال کا ہے اُسمیں مسیح کی آمد کی اور اُسکے سچی ہونیکی پیشگوئی ہے حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ بعض وقت پادری لوگ عیسوی مذہب کی عظمت دلنشین کرانیکے واسطے ایسے مصنوعات سے کام لیتے ہیں ہمارے نزدیک اسکا یہ ہے کہ اگر اس صحیفہ میں تثلیث کا ذکر ہو تو سمجھنا چاہیے کہ مصنوعی ہے کیونکہ خود عیسویت کے ابتدا میں تثلیث کا عقیدہ نہ تھا یہ بعد میں گھڑا ہوا ہے۔ پھر اس امر پر تذکرہ ہوتا رہا کہ قدیم اور اصل لفظ عیسیٰ ہے یا یسوع حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ پرانا نام عیسیٰ ہی ہے تمام عرب میں عیسیٰ ہی ہے یسوع کا ذکر پرانے اشعار عرب میں بھی نہیں پایا جاتا چونکہ عیسیٰ تھے اسلیے مصلحتاً اُنھوں نے کسی موقع پر عیسیٰ کو بدلکر یسوع بنا لیا یہ بھی تعجب ہے کہ کسی اور نبی کا نام آجتک نہیں اُلٹا صرف انھیں کا اُلٹا اور مذہب بھی انھیں کا اُلٹا ایسا ہی کسی کا شعر ہے شعر

نہو کیونکر ہمارا کار اُلٹا | ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ ساری انجیلوں میں کہیں عیسیٰ کا نام نہیں آیا یسوع کا آیا ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب بالکھڑی ایک نظم سناتے رہے جسمیں اِنِّيْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کی تائید میں ان تمام ذلت اور خواریوں کا ذکر تھا جو کہ آجتک بعض عدوان دین کو پہنچ چکی ہیں۔ پھر ایک اور امرتسری صاحب اپنی نظم مشتمولہ برمضامین انوار و برکات جو انکو بعد بیعت حاصل ہوتی تھے سناتے رہے پھر بعد نماز عشا حضرۃ اقدس تشریف لیگئے

۹ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدسؑ نے باجماعت ادا کیں ظہر کے وقت چار احباب نے بیعت کی اور سوائے بعد مغرب کے کوئی مجلس اور تقریر نہیں ہوئی بباعث کثرت کار کے حضرۃ سیر کو تشریف نہیں لے گئے۔

مغرب و عشا | حضرۃ اقدسؑ حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور یہ مضمون مشتمولہ قصائد عربی آجکل زیر تحریر ہے اُس کے متعلق زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اسکی نسبت دل

دل گواہی دیتا ہے کہ یہ بالکل اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے (مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف مخاطب ہوکر) آپ بھی دیکھیں گے تو پتہ لگ جائیگا جسطرح کلمہ کی گواہی دیجاتی ہے اسی طرح اسکی گواہی بھی دیجاتی ہے کہ یہ بخاطب اللہ ہے یہ حالت کبھی ہوتی رہی ہے کہ ذرا اونگھ آئی اور ایک شعر الہام ہوگیا اسی طرح کئی اشعار ایسے الہامی ہیں وحی جلی بھی ہوتی ہے اونہی بھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ دلمیں مضمون پڑھا جاتا ہے اور میں لکھتا جاتا ہوں گویا یہ میری طرف سے نہیں ہے (اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے) خدا کی مدد سے اسقدر یقین ہے کہ یہ کاروبار ایکدم نہیں ہوسکتا تھا دیر تو اس لیے لگتی ہے کہ دوبارہ دیکھنا پڑتا ہے کاپی وغیرہ بھی صحیح کرنا فرض ہے ہر ایک بات میں دیکھا گیا ہے کہ سب سامان خدا نے اول سے ہی کیے ہوئے ہیں قصیدہ وغیرہ میں افعات کا سمجھنا مشکل امر ہوا کرتا ہے شاعر اسے نہیں کر سکتے انکو قافیہ اور ردیف کیلیے بالکل بے جوڑ باتیں اور الفاظ لانے پڑتے ہیں (اسمقام پر عربی کے دو فقرے مقامات حریری کے پڑھے جنمیں محض تلازم شعر کے لیے بالکل بے تعلق باتیں ذکر کی ہوئی تھیں) اسکے مقابل پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ کو دیکھو۔

پھر آج کے مبائعین میں سے ایک نے کچھ اظہار محبت کے کلمات کہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم بڑے خوش قسمت ہو یہ جو بڑے بڑے مولوی تھے انکے لیے خدا نے دروازے بند کر دیے اور تمہارے لیے کھول دیے۔ خدا کا تم پر بہت احسان ہے۔ پھر دعا کی درخواست پر فرمایا کہ میں اپنے دوستوں کیلیے پنجوقتہ نماز میں دعا کرتا ہوں اور میں تو سب کو ایک سمجھتا ہوں اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی خط سنایا جو کہ انھوں نے بایمائے حضرت اقدس مسٹر پگٹ مدعی مسیح کو لندن لکھا تھا یہ خط مفتی صاحب نے بہت عمدہ پیرائے میں لکھا تھا جسکو حضرت اقدس نے بہت پسند فرمایا

اسکے بعد مرتسر صاحب نے اپنی پنجابی نظم سنائی جسمیں انھوں نے اپنی ایک خواب کا ذکر اور حضرت اقدس کی زیارت کا شوق اور بیعت کی کیفیت اور حضرت کے فیوض و برکات کا ذکر درد دل اور دلکش پیرایہ میں کیا ہوا تھا حضرت خود بار بار زبان مبارک سے فرماتے [illegible] اور رقت سے لکھا ہوا ہے۔

ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا [illegible] ایک [illegible] احمد صاحب کا دوسرا ہمارا اسکا [illegible] انھوں نے شروع کر دی اور اسکا اتمام ہمارے ہاتھوں مقدر [illegible] قائم ہوا ہے اسیطرح عیسیٰ کیوقت جو نامراد [illegible] سو برس کے بعد آنحضرت کے ہاتھوں سے رفع ہوئی خدا بھی فرماتا ہے [illegible] ہوئی۔

دجال کے ایک چشم ہونے پر فرمایا کہ [illegible] نسبت [illegible] دیکھا ہے کہ اسکی دونوں آنکھیں ہی عیب [illegible] کہا کرتے ہیں کہ [illegible] بالکل اسکے یہی معنی ہیں کہ انھوں نے دو کتابوں پر غور کرنی تھی ایک توریت دوسرے قرآن۔ سو قرآن کے متعلق تو یہی نہیں کہ کچھ بھی تحقیق دیکھی اور توریت پر کچھ [illegible] نظر ہے [illegible] نام رکھتی ہیں۔ پھر اس کے بعد عشا کی نماز پڑھ کر حضرت اقدس تشریف لیگئے

۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر۔ ظہر۔ عصر۔ آج فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی نماز سے پیشتر کچھ عرصہ مولوی عبدالکریم صاحب کے انتظار میں مجلس فرمائی اور مولوی محمد علی صاحب شاعر سیالکوٹی سے ارشاد فرمایا کہ آپکو مختلف مقامات و دیہات میں تبلیغ کے لیے پھرنا ہوگا مولوی صاحب نے بطیب خاطر منظور کیا۔ کثرت کار کیوجہ سے حضرت سیر کو تشریف نہیں لیگئے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں بباعث کثرت کار مضمون نویسی آج پھر جمع ہوئیں۔ ظہر کی نماز سے پیشتر حضرت اقدس نے مضمون زیر قلم پر فرمایا کہ کلام کا معجزہ آدم سے لیکر آنحضرت کے زمانہ تک چار ہزار برس ہوتے ہیں سوائے قرآن کے اور کسی نے نہیں دکھایا اور نہ کسی نے دیکھا چونکہ یہ معجزہ ایک ہی کتاب کے متعلق ہے اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسپر زور ڈالا جاوے کہ لوگ خوب سمجھ لیویں کیا ان (مخالف) لوگوں کے پاس قلم نہیں، وقت نہیں یا الفاظ نہیں میرا تو ایمان ہے کہ یہ خدا کا نشان ہے اور ایک آفتاب کیطرح نظر آتا ہے میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ ہی نے سب کچھ کروایا ورنہ ہم تو سب کچھ چھوڑ بیٹھے تھے مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔

مغرب و عشا اسوقت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور سے کوہاٹ ہوتے ہوئے تشریف لائے اور نماز مغرب سے پیشتر مسجد میں حضرت اقدس سے نیاز حاصل کی۔ خواجہ صاحب نے پشاور اور کوہاٹ کا ذکر سنایا کہ وہاں پر اکثر اشتہارات جو کہ ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں حضور کی مخالفت میں شائع ہوتے ہیں اس نظر سے پڑھی جاتے ہیں کہ گویا وہ حضور کے اشتہارات ہیں اسی مغالطہ سے سرحد کے لوگوں کے دلوں میں آپکی طرف سے یہ خیالات ذہن نشین ہیں کہ نعوذ باللہ جناب روز بروز اپنے خدام کو معاف کر رہے ہیں اور نبی کریم کی ہتک کی ہے اور کہا ہے کہ وہ ایک جھوٹا نبی تھا میں اس سے افضل ہوں یہ اشتہارات اس دھوکا کے عنوان سے لکھے ہوئے ہیں کہ عوام الناس کو دھوکا لگتا ہے اور یہی خیال کیا جاتا ہے کہ آپکا مضمون اور آپکی تحریر ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ کشتی نوح وہاں کثرت سے تقسیم کر دیجاوے یہی کافی ہے۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ ایک ذی وجاہت شخص کو میں نے دیکھا ہے کہ اسنے اسی پڑھکر کہا کہ کتاب تو عمدہ ہے اگر آخر میں کان کے چندہ کا ذکر نہ ہوتا میں نے اسے جواب دیا کہ کیا ممتحنی بھی ایک پیسہ مرزا صاحب نے مانگا ہے یا تمنے دیا ہے مرزا صاحب نے تو ان لوگوں کو مخاطب کیا ہے جو انسے تعلق بیعت کا رکھتے ہیں کیا اگر ایک باپ اپنے بیٹوں سے دو ہزار اس لیے طلب کرے کہ اسے ایک مکان بنانا ہے تو کیا یہ فعل اسکا قابل اعتراض ہوگا۔ اسپر وہ خاموش ہوگیا پھر بیٹے کہا کہ باپ [illegible] السلام کا حق ہے کہ وہ ہر طرح چندہ طلب کرے کیونکہ اسکا تعلق اپنے مریدوں سے وہ نہیں ہے جو کہ مرزا صاحب کا اپنے خدام سے ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ سب باتیں تو ہیں لیکن اندر ہی اندر ترقی ہو رہی ہے یہ خدا کا فضل ہے۔

اسیطرح کے اشتہارات جو مخالفین کیطرف سے شائع ہوتے ہیں چندا کی کارروائی میں مضر نہیں معلوم ہوتے۔ کیونکہ جبتک آتش نہ ہو آرائش نہیں ہوتی ہم سب پر ظنی نہیں کرتے انہیں میں سے لوگ نکلنے شروع ہو جاتے ہیں کئی خط اسطرح کے آتے ہیں کہ ہم اول مخالف تھے گالیاں دیتے تھے مگر اب ایک راہ چلتے سے ایک اشتہار دیکھکر بیعت کرتے ہیں اس سے پیشتر بھی یہ کارروائیاں چپ چاپ نہیں ہوئیں مکہ میں کیا ہوتا رہا خدا تعالیٰ تماشا دیکھتا ہے۔ کیا کفار امن سے رہتے تھے وہ بھی ہمیشہ ہر وقت لڑائیوں اور فسادوں میں رہتے تھے ابو جہل ہی کو دیکھو کہ بدر کے جنگ میں مباہلہ بھی کرلیا اَللّٰهُمَّ مَنْ كَانَ مِنَّا اَقْطَعَ لِلرَّحِمِ وَ اَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاَحِنْهُ الْيَوْمَ یعنی ہم دو نوں میں سے جو زیادہ قطع رحم کرتا ہے اور زمین میں فساد ڈالتا ہے اسکو آج ہی ہلاک کر پھر اسی دن وہ قتل ہوگیا اسکو تو یہی خیال ہوگا کہ اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے فساد برپا کر دیا ہے بھائی بھائی سے جدا کر دیا ہے اور ہر روز کا فتنہ برپا ہے لوگ آرام میں اپنی زندگی بسر کر رہے تھے ناحق انکو چھیڑ دیا ہے انکا اسی بنا پر یہ خیال تھا کہ یہ ضرور مفسد ہے ایک فتنہ لعنت ہوتا ہے اور ایک فتنہ رحمت ہوتا ہے کوئی نبی نہیں آیا جسنے فتنہ نہیں ڈالا ہے نوبت جدائی ورفساد کی پہنچتی رہی ہے آخر اٹھی ہیں ہی جو نیک تھی اللہ تعالیٰ انکو لے آتا رہا دنیا میں ہمارے ہی سلسلہ کے متعلق گھر گھر شور ہے بعض آدمی افضیبو [illegible] پڑھ گئے ہیں لعنۃ کی تسبیح رات دن پھیرتے ہیں اور انھی مخالفوں میں سے بعض ایسے نکلے ہیں کہ جان قربان کرنیکو طیار ہیں اور وہ [illegible] سے شرمندہ ہیں ہماری طرف سے کوشش ہی کیا ہوئی ہے آسمان پر ایک جوش ہے وہی کشاں کشاں لوگوں کو لا رہا ہے۔

پھر اسکے بعد نظم ایک شخص سناتے رہے ایک مقام پر عیسائیوں کے ذکر پر حضرت نے فرمایا کہ یہ لوگ اتنا فلسفہ اور ہیئت پڑھ کر ڈوبی ہوئی ہیں۔ بڈھوں کا بھی کچھ مذہب ہوتا ہے کہ کچھ بات پیش کرتے ہیں مگر یہ تو بالکل ہی ڈوبے ہوئے ہیں پھر ایک صاحب نے ایک خواب سنایا کہ ایک شخص اسے گالیاں دے رہا ہے حضرت نے تعبیر دی کہ خواب میں جو شخص خواب میں گالی دینے والا ہوتا ہے وہ مغلوب ہوتا ہے اور جسکو گالی دیجاتی وہ غالب ہوتا ہے پھر نظم سنکر اور نماز عشا ادا کر کے حضرت تشریف لیگئے۔

۱۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

آج فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی بوجہ کثرت کار حضور نے کہلا بھیجا کہ آج بھی اور کل کی ہم سیر کو نہیں جاوینگے انشاء اللہ پرسوں چلیں گے

ظہر ظہر کیوقت حضرت تشریف لائے احباب کو فرمایا کہ یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اسلیے ہر ایک کو چاہیے کہ اسمیں حصہ لیں کہ اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن اور رات کو ایک کرو۔ کلام کی فصاحت اور بلاغت

دو قسم کے معجزے پھر فرمایا کہ دوسری قسم کے جو نشانات ہوتے ہیں وہ انقضا سے ہو جاتے ہیں مگر اسطرح کے نشان ہمیشہ قائم رہتا ہے بھلا اب موسیٰ کے سانپ کو کوئی دکھلا سکتا ہے اور کلام کا معجزہ اور نشان ایسا ہوتا ہے کہ آیندہ آنیوالی نسلیں اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ فلاں شخص (مرد خدا) نے یہ کلام بطور نشان کے پیش کیا اور مخالف کچھ نظیر نہ لا سکے اور اسی کچھ جواب نہ بن آیا۔ پھر نماز ہوئی۔

عصر اسوقت حضرت صرف نماز ادا کر کے تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز سے پیشتر جناب میر ناصر نواب صاحب نے امرتسر سے آکر بیان کیا کہ حافظ محمد یوسف صاحب ملے تھے اور کتنی باتیں ہوئی تھیں آخر نیش زنی پر آ گئے جینے جواب دیا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر ہم کاذب ہیں تو ہم ادنیٰ سے ادنیٰ جو آدمی ہے اس سے بھی بدتر ہیں کاذب کی حقیقت ہی کیا ہوتی ہے پھر نماز کے بعد مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ایک شخص نے فارقلیط

فارقلیط اور احمد پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اسکے معنی تو حق اور باطل کے تمیز کرنیوالے کے میگزین میں کیے گئے ہیں تو پھر یہ معنی لفظ احمد پر کیسے چسپاں ہو سکتے ہیں اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ فارقلیط سے مراد احمد ہے لفظ احمد کی پیشگوئی کا ذکر کتب سابقہ میں کہاں ہے۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمارا ذمہ ضروری نہیں ہے کہ موجودہ کتب توریت وغیرہ سے وہ لفظ نکال کر دکھلا دیں جب قرآن کریم نے انکو مبدل و محرف قرار دیا ہے تو ہم کہاں سے نکالیں جب فارقلیط ہی محرف ہے تو ممکن ہے کہ کوئی اور بھی لفظ ہو جس کے معنی احمد کے ہوں لسان العرب میں لکھا ہے کہ فارقلیط لفظ فارق اور لیط کا مرکب ہے فارق بمعنی فرق کرنے والا اور لیط بمعنی شیطان یعنی شیطان کو الگ کر دینے والا۔ دوسری یہ بات ہے کہ آنحضرتؐ کا نام فارقلیط بھی ہے کیونکہ وہ صاحب فرقان ہے اور فرقان کے معنی فرق کرنے والے کے ہیں اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ میں لفظ شیطان ہے جو لیط کا معنے ہے اسطرح آپکا نام فارقلیط بھی ہو گیا اور احمد کے معنے بہت تعریف کرنیوالے کے ہیں تو اُس سے بڑھ کر اور کون ہوگا جو توحید کے ذریعہ سے ہر ایک قسم کی شیطنت کو دور کرے فارقلیط بننے کے واسطے احمد ہونا ضروری ہے احمد وہ ہے جو دنیا میں سے شیطان کا حصہ نکال کر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو قائم کرنے والا ہو فارقلیط کا منشا دوسرے الفاظ میں احمد ہے۔

ایک طالب حق اس کے بعد ایک ہندو صاحب تشریف لائے جو کہ علاقہ مدراس کے ایک مقام رائدرگ ضلع بلہاری سے آئے تھے ان کے قادیان پہونچنے کا باعث سید مظہر علی صاحب رجسٹرار رائدرگ ہیں کچھ عرصہ ہوا ہے کہ سید صاحب انگریزی رسالہ میگزین کو پڑھ کر حضرت اقدس سے کامل عقیدت پیدا ہو گئی ہے اور انھوں نے مبائعین کے زمرہ میں اپنے آپکو داخل کر لیا ہے سید صاحب نے میگزین کے بعض نمبر حرف بحرف ترجمہ کر کے ان لالہ صاحبکو انکی زبان میں سنائے تھے لالہ صاحب اگرچہ ایک ہندو مذہب ہیں لیکن توحید کے قائل ہیں اور غیر خدا کی پرستش کو کفر خیال کرتے ہیں میگزین کو سنکر انکو حضرت اقدس کی زیارت کا شوق ہوا اور عدم واقفیت کی وجہ سے ایک دور دراز سفر کر کے یہاں پہونچے ہیں یعنی اول مدراس سے بمبئی گئے پھر وہاں سے دہلی اور دہلی سے پھر انبالہ پھر انبالہ سے فیروزپور پھر فیروزپور سے لاہور اور لاہور سے امرتسر ہوتے ہوئے آج قادیان آ پہونچے لالہ صاحب نہ تو زبان انگریزی سے واقف ہیں نہ زبان

اردو میں مہارت ہے صرف چند ایک معمولی الفاظ زبان اُردو کے جانتے ہیں۔ حضرۃ اقدس نے دریافت فرمایا کہ آپکے شہر میں کرشن اور رامچندر اور پتھر کے بتوں وغیرہ کی بھی پرستش ہوتی ہے لالہ صاحب نے جواب دیا کہ ہاں لوگ کرتے ہیں میں نہیں کرتا۔
حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اب انکا اسقدر دور دراز مقام سے آنا بھی یاتیک من کل فج عمیق کا مصداق ہے اگر ایسی نشانوں کو ہم جمع کریں تو دس ہزار سے بھی زیادہ نکلتے ہیں اور گواہ بھی محمد حسین کافی ہے۔

قابل قدر نکتہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نو مسلم تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے اٹھکر عرض کی کہ ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا تھا خدا نے اُسکے جواب میں ایک لطیف نکتہ میرے دل میں ڈالا وہ یہ کہ آتھم کی پیشگوئی پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اُسکی عمر رسیدہ انسان دیکھکر اٹکل بازی سے اُسکی موت کی پیشگوئی مرزا صاحب نے کر دی یہ اعتراض کمال حماقت سے کیا جاتا ہے حضرۃ مرزا صاحب نے دو پیشگوئیاں کیں ایک آتھم کے متعلق جو کہ سالخوردہ تھا اگر وہ اٹکل پر مبنی تھی تو اُسمیں رجوع کی شرط کی کیا ضرورۃ تھی کہ جسکی زندگی کی اُمید منقطع ہے اُسکی عمر درازی کا ایک موقعہ اُسے عطا کیا جاتا ہے دوسری پیشگوئی لیکھرام کی نسبت تھی جو ہٹا کٹا جوان تھا اُسکی نسبت پیشگوئی کی گئی کہ یہ ضرور مریگا اور اُسکی موت کا دن وقت تمام مفصل بتلا دیا اگر یہ اٹکل تھی تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا نہ آتھم کیونکہ اُسکی جوانی اور کم سنی کو دیکھکر ایک اٹکل باز کے مناسب حال یہ ہے کہ شرطیہ پیشگوئی موت کی کرے اور ایسے پہلوؤں کو مد نظر رکھے کہ اگر وہ نہ مرے تو اُسے عذر کی گنجائش رہے مگر ایک سال خوردہ شخص کی نسبت مشروط پیشگوئی کرنا اور ایک جوان کی نسبت قطعی اور یقینی پیشگوئی موت کی کرنا اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ یہ کام اٹکل سے نہ تھا اگر اٹکل سے ہوتا تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا نہ آتھم
حضرۃ اقدسؑ نے اس نکتہ کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھو کہ میں نے اُسی وقت مباحثہ میں سُنا دیا تھا کہ اس مباحثہ اور پیشگوئی کی بنیاد یہ ہے کہ آتھم نے آنحضرۃ صلعم کا نام دجال رکھا تو اُسی وقت آتھم نے توبہ توبہ کر کے کانوں پر ہاتھ رکھے اور کہا "مرزا صاحب مجھ پر ناحق تہمت ہے میں نے تو دجال نہیں کہا (مولوی عبد الکریم صاحب نے کہا مجھے یہ الفاظ خوب یاد ہیں) کیا یہ اُسکا یہ عمل رجوع تھا یا نہیں۔

لندن کا ایک خدا کچھ عرصہ ہوا کہ مفتی محمد صادق صاحب نے ایک خط مسٹر پگٹ مدعی مسیح کو لندن میں لکھکر مزید حالات اُسکے دعوے کے دریافت کیے تھے اُسکے جواب میں پگٹ کے سکرٹری نے ایک اشتہار اور ایک خط روانہ کیا تھا وہ حضرت کو سنائے۔ جیسے عیسائی تثلیث کے بارہ میں کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک سر ہے ایسی ہی باتیں ان اشتہاروں اور خطوں میں درج تھیں جنکے نقل کی ضرورۃ نہیں حضرۃ کے مشن کے متعلق مفتی صاحب نے ایک خط پگٹ کو لکھا چنانچہ اُسکی نقل درج کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے
قریباً آج ۱۹۰۰ سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ عیسائی دنیا کی قوم ایک ایسے رب کو جو ارض و سموات کی عبادۃ چھوڑ کر اس دلپذیر لالچ ڈالنے والی غلطی میں پڑی ہوئی ہے کہ ایک فانی انسان یعنی مریم کے بیٹو یسوع میں کہ ایک ناصری کو خدا مانتے ہیں اور اسکی پرستش کرتے ہیں وہ یسوع جو اپنی گنہگاری سے ایسا واقف تھا کہ اس نے اپنے زمانہ کے ایک کافر کو بھی اسبات کی اجازت ندی کہ اُسے نیک کے لفظ سے خطاب کرے وہ یسوع جو ہمیشہ اپنے تئیں ابن آدم کے نام سے نامزد کرتا اور اپنے اقوال اور افعال سے ہمیشہ اپنی کمزوریوں کا اظہار کرتا رہتا تھا وہ یسوع جس نے اپنی کمزوری روح اور کمزور جسم کا لحاظ رکھکر ساری رات نہایت الحال سے جناب باری میں صلیب لعنتی موت سے بچنے کی دعائیں مانگی ہاں اُس یسوع کو خدا مانا جاتا ہے خدائے قادر علیم خبیر کے حضور میں کیتنی بڑی کفر کی بات ہے! کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا بڑی دلیرانہ کفر کی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلی یہ جھوٹ ہے اور بالکل جھوٹ ہے لا الہ الا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں قال تعالیٰ فاما الذین کفروا فاعذبہم عذابا شدیدا فی الدنیا والآخرۃ وما لہم من ناصرین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں انکو سخت عذاب دنیا میں بھی اور آخرۃ میں بھی اور کوئی انکا مددگار نہ ہوگا ھو الذی ارسل رسولہ الآیۃ وہی ہے کہ اللہ جسنے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اُس سچے دین کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کر کے دکھلا دے اور یہ بات پوری ہو کر رہیگی خواہ مشرک اس حق سے کیسی ہی کراہت کر کے مخالفت کریں۔
انسانوں کی جنس کی ذلت اور بیعزتی کیوجہ سے یہ عقیدہ ایک انسان کو خدا بنانے کا کچھ کم نہ تھا لیکن اب ہم سنتے ہیں کہ تم اتنے پر راضی نہیں ہو بلکہ تم نے ایک قدم اور آگے بڑھا کر دعویٰ کیا ہے کہ میں ہی مسیح اور خدا ہوں۔ ہمیشہ سے عیسائیوں اور مسلمانوں کے مباحثات ہوتے چلے آئے ہیں اور مسلمان عیسائیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور وہ ہمیں بخوبی بہت کامیابی بھی ہو رہی ہے لیکن تثلیث کی تاریکی روئے زمین پر ایسے پھیلتی ہوئی چلی گئی جیسے برص کا داغ مبروص کے تمام بدن پر۔ اب خدائے غیور و قادر کی غیرۃ اس حد تک پہنچی کہ اُسکے نام کی بیعزتی دنیا میں نہ ہو اور اسی لیے اس حکیم خدا نے رسولوں کے سردار نبیوں کے خاتم اور ولیوں کے بادشاہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اپنا ایک نبی اور رسول دنیا میں مبعوث کیا ہے اور اسکو ایسے خوارق اور معجزات عطا کیے ہیں جنکے سامنے انجیلی معجزات ہیچ نظر آتے ہیں پس بلحاظ ہمدردی میں تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے تئیں یا کسی دوسرے انسان کو خدا کہنے کی بڑے اور قابل شرم گناہ سے توبہ کرو۔ یہ تو ایک ایسا ناپاک جرم ہے کہ کوئی دنیوی گورنمنٹ بھی ایسا گوارا نہیں کر سکتی کہ کوئی اور اُسکی سلطنت میں جھوٹا بادشاہ بن بیٹھے چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کی ازلی ابدی سلطنت میں کسیکو ایسا کرنیکی جرات ہو اگر تم عاجزی اختیار کرو اور انسانوں کا شیوہ اختیار کر کے خاکساری کے ساتھ زمین پر چلو اور خدا کے اس مسیح موعود کو مانو جو انسانوں کا مقدس رسول ہے اور جسکا نام حضرۃ مرزا غلام احمدؐ ہے تو یقیناً خدا تمہیں بہت کثیر عطا فرمائیگا پر اگر تم اپنی ضد سے باز نہیں آتے اور ایک سچے خدا پر ایمان نہیں لاتے اور اُسکے مقدس رسول محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور اپنی تئیں مسیح اور خدا کہنے پر اصرار کرتے ہو تو پھر فیصلہ کا ایک ہی طریق ہے اور تمام شکوک کے رفع کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم بحیثیت خدا ہونے کے اپنا حکم صادر کرو کہ یہ نبی تمھارے اس دنیا پر ٹھہرنے کے زمانہ کے اندر تمھارے ہی تمہارے ہوتے ہوئے مر جائے اور اپنے اس حکم سے ایک چھپی ہوئی چٹھی کے ذریعہ سے اس نبی کو مطلع کر کے اُس سے درخواست کرو کہ وہ بھی تمھارے حق میں ایسی

خو کیونکہ آپ جو ساری عمر کے لیے خود خدا ہو گیا۔ یہ خط و تار مجھکو سنایا گیا تھا۔ الحمد للہ علی ذالک فقط۔

مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر آج پھر بوجہ کثرت کام ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں اسوقت قابل تذکرہ کوئی بات نہیں ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے

مغرب و عشاء اسوقت مفتی محمد صادق صاحب نے خبر سنائی کہ لاہور سے ایک انگریزی رسالہ نکلتا ہے اسمیں لکھا ہے کہ ان ایام میں دنیا میں مختلف مقامات پر بڑی کثرت سے زلزلے آرہے ہیں اور آتشی مادہ زمین سے نکل رہے ہیں اور زمین اونچی ہوتی جاتی ہے فرانس کے محققین نے لکھا ہے کہ دنیا کی قدیم سے قدیم تواریخ میں زمین کے اس عظیمہ تغیر کی کہیں خبر نہیں ملتی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ یوں تو زمین سے ہمیشہ کانیں نکلتی رہتی ہیں اور آتش فشاں پہاڑ پھٹتے رہتے ہیں مگر اب خصوصیت سے ان زلزلوں کا آنا اور زمین کا اٹھنا یہ آخری زمانہ کی علامتوں سے ہے اور اخرجت الارض اثقالھا اسی کی طرف اشارہ ہے زمانہ بتلا رہا ہے کہ وہ ایک نئی صورت اختیار کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ خاص تصرفات زمین پر کرنا چاہتا ہے۔

حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی کہ لوہا آجتک اس کثرت سے زمین سے نکلا ہے کہ اگر ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک اور ہمالہ پہاڑ بنتا ہے لوہے کی کانوں کی آجتک تہ نہیں ملی کہ کہانتک نیچے نیچے نکلتا آتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بھی سونا اور چاندی کو چھوڑ کر انزلنا الحدید ہی کہا ہے (یعنی یہی نبی نوع انسان کے لئے زیادہ نفع رساں ہے)

پھر کلام کے معجزہ پر فرمایا کہ صفحہ روزگار میں یاد رکھنے کے لئے جیسے یہ نشان ہوتا ہے اور کوئی نہیں یہ ہی ایک ختم نبوت کا نشان تھا اب بھی قرآن شریف کو جو کوئی دیکھے گا تو اُسے وہ معجزہ ہی نظر آویگا اگر موسیٰؑ کا سونٹا بھی اس شان کا ہوتا تو چاہیئے تھا کہ وہ بھی کسی صندوق میں آجتک محفوظ چلا آتا اور یہودی لوگ اسکی زیارت کرواتے کہ یہ موسیٰ کا سونٹا ہے جسے اُس نے سانپ بنایا تھا۔ یہی حال مسیح کے مریضوں کی صحت کا ہے۔ اب تو یہ عیسائی لوگ پچھتاتے ہونگے کہ کاش عیسیٰؑ کوئی کتاب ہی بنا کر چھوڑ جاتے مگر یہ خاصہ صرف آنحضرت صلعم کا ہے اور کسی نبی کا نہیں۔

پھر مفتی صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے۔ اسکے بعد مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک نظم بروزن وارث شاہ کے حضرت کو سنائی جس سے حضرت بہت خوش ہوئے پھر لالہ بڈھا یا جو مدراس سے آئے ہوئے ہیں اُنکی نسبت حضرۃ اقدس اور حکیم صاحب اور مولوی صاحب یہ تذکرہ کرتے رہے کہ اس شخص کے دل میں کیا شوق ہے کہ اتنی دور دراز مسافت طے کر کے زیارت کے لئے آیا ہے

حالانکہ نہ ہماری باتیں سمجھ سکتا ہے نہ انگریزی جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک کی نیت پر ثواب دے دیتا ہے پھر نماز عشاء ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے +

مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی بباعث کثرت کار سیر کو تشریف نہیں لے گئے اور ظہر اور عصر کی نمازیں بھی اسی لئے جمع ہوئیں +

مغرب و عشاء نئی روشنی کے تعلیم یافتہ جو کہ خدا اور اسکے رسول اور اسکے احکام کو جواب دے بیٹھے ہیں انکے ذکر پر فرمایا کہ وہ خدا جسمیں سارا چین مخفی ہیں وہ ان سے بالکل دور ہو گیا ہے جیسے کروڑہا کوس ہے اس صورت میں ان کا پھر خدا سے کیا تعلق اور جنکو یہ مہذب کہتے ہیں انکو کیا سمجھے بیٹھے ہیں (گویا خدائی کا منصب تمام ان سب انکو دیا ہے) حب دنیا اور حب جاہ نے انکو اندھا کر دیا ہے +

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اپی ٹیٹی میں ایک مضمون ہے ایک علی گڑھ کے طالب علم کی طرف سے کہ آنحضرت صلعم بھی گناہ سے خالی نہ تھے اگرچہ اور انبیاء سے بزرگتر ہیں جنکے گناہ ان سے زیادہ تھے حضرۃ نے فرمایا کہ اصل میں یہ لوگ مذہب سے خارج ہیں خدا کا خوف مطلق نہیں صرف کہنے کا ہے +

پھر وہابیوں کا ذکر چل پڑا ایڈیٹر صاحب الحکم نے بتلایا کہ شحنہ ہند نے وہابی لفظ پر محمد حسین مولوی کے برخلاف بہت کچھ کہا ہے حضرت اقدس نے ان وہابیوں کے اخلاق اور ادب رسول پر ایک ذکر اپنا سنایا کہ ایکدفعہ جب آپ امرتسر میں تھے تو غزنوی گروہ کے چند مولویوں نے آپکو چائے دی چونکہ حضرت اقدس کے دہنے ہاتھ میں بچپن سے ضرب آئی ہوئی تھی اور ہڈی کو صدمہ پہنچا ہوا ہے آپنے دائیں ہاتھ سے پیالی لی تو اسپر غزنوی صاحبان نے فوراً بلا وجہ دریافت کئے کہنا شروع کیا کہ خلاف سنت ہے آپنے انکو سمجھایا کہ آداب اور روحانیت بھی سنت ہے پھر انکو اصل وجہ بتلا دی گئی اسکے بعد ان لوگوں نے آپ پر یہ اعتراض کیا کہ آپنے اپنی تصنیفات میں رسول اللہ صلعم کی بہت تعریف کی ہے اس قدر نہ چاہئے تھی ہم تو اونکو اسیقدر مانتے ہیں جسقدر حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کا مرتبہ یونس بن متی سے بھی زیادہ نہیں ہے +

جسمانی طور پر جسقدر ترقیات آجتک ہوئی ہیں کیا وہ پہلے زمانہ میں نہیں اسی طرح روحانی ترقیات کا سلسلہ ہے کہ وہ ہوتے ہوتے پیغمبر خدا صلعم پر ختم ہوا خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں جب ان (وہابیوں) کی یہ حالت ہے تو پھر آنحضرت سے کونسی سچی محبت کر سکتے ہیں اور کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں +

فرمایا کہ میرا دل ان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوا اور مجھے یہ خواہش کبھی نہیں ہوتی کہ مجھے وہابی کہا جاوے اور میرا نام کسی کتاب میں وہابی نہ نکلیگا میں ان کی مجلسوں میں بیٹھا رہا ہوں ہمیشہ لفاظی کی بو آتی رہی ہے۔ یہی معلوم ہوا کہ انمیں نرا چھلکا ہے

مغز بالکل نہیں ہے محمد حسین نے خود حدیث کی نسبت اپنی اشاعۃ السنہ میں یہ بات لکھی ہے کہ ایک صاحب الہام یا اہل کشف صحیح حدیث کو ضعیف یا ضعیف کو صحیح قرار دے سکتا ہے کیونکہ وہ کشفی حالتمیں آنحضرت سے اوسکی تصحیح کرا لیتا ہے مگر تاہم میں نے یہ التزام رکھا ہے کہ میں اپنے کشوف اور الہامات پر عمل نہیں کرتا جبتک قرآن اور سنت اور صحیح حدیث اسکے ساتھ نہ ہو محمد حسین سے پوچھا جاوے کہ جب عبداللہ غزنوی احادیث میں اس طرح دخل دے سکتے تھے تو پھر حکم نے کیا گناہ کیا ہے کہ اوسے ہر ایک رطب و یابس ماننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ شحنہ ہند نے جو مخالفت محمد حسین کی ہے اسپر فرمایا کہ جو لوگ اپنے نفسانی اغراض کے پرستار ہوتے ہیں انمیں دوستی نہیں ہوتی اگر ہو تو جلد جاتی رہتی ہے خدا کے واسطے دوستی ہو تو وہ باقی رہتی ہے وہ ذات پاک قدوس ہے وہی دلوں میں پاکیزگی بھرتا ہے اور سینوں کو کدورتوں سے صاف کرتا ہے +

شیخ فضل حق صاحب نومسلم پشاور سے آئے ہوئے تھے انکی موجودہ حالت پر فرمایا کہ اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اُسے صبر کرنا پڑتا ہے صحابہ پر بھی ایسے زمانے آئے ہیں کہ پتے کھا کھا کر گذارہ کئے بعض وقت انکو ٹکڑا بھی میسر نہیں آتا تھا کوئی انسان کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کر سکتا جبتک خدا بھلائی نکرے جب انسان تقوے اختیار کرتا ہے تو خدا اسکے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا خدا پر سچا ایمان لاؤ اس سے سب کچھ حاصل ہوگا استقامت چاہیئے انبیاؤں کو جسقدر درجات ملے ہیں استقامت سے ملے ہیں اور یوں خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہو

اسکے بعد تین احباب نے بیعت کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو بیعت کی اوسپر آخر دم تک قائم رہو تب خدا راضی ہوتا ہے۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ ہم کسی کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا وہ اُسکو نجات دیگا اس لئے تقوی اختیار کرو ہماری جماعت دراصل مطعون تو ہو چکی ہے کہ مخالفین کا نشانہ بنی ہوئی ہے اسطرح سے طاعون اپنا کام اسمیں کر چکی ہے +

ایک صاحب نے حکیم صاحب کی معرفت کہا کہ اگر بعض واقعات حقہ کو ناول کے پیرایہ میں بیان کیا جاوے تو یہ امر معیوب تو نہیں ہے فرمایا اس میں معصیت نہیں ہے مطالب کو سمجھانے کیواسطے ہمیشہ زید و عمرو و بکر کا ذکر فرضی طور پر رکھ لیتے ہیں خود تعزیرات ہند میں مثالیں موجود ہیں پھر نماز پڑھکر حضرۃ اقدس تشریف لے گئے

مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی جمعہ ظہر ہی مسجد اقصیٰ میں ادا کیا گیا اور بعد نماز جمعہ حضرۃ اقدس نے علی گوہر خان مرحوم کا جنازہ پڑھا اور عصر کی نماز بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت ادا کی +

مغرب و عشاء مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل

اس لئے آج مغرب اور عشا کی نماز حکیم صاحب (حکیم نور الدین صاحب) نے پڑھائی بعد ادائے نماز مغرب حضرۃ اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے رخصت طلب کی کہ میں جاکر صرف چند روز گھر ہونگا پھر وہ [illegible] پنجابی نظم کے پیرایہ میں حضور کے سلسلہ کی تبلیغ اور اتمام حجت کرونگا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ بہت عمدہ کام ہے اور اس زمانے کا یہی جہاد ہے جو لوگ پنجابی سمجھتے ہیں آپ ان کے لئے بہت مفید کام کر رہے ہیں۔

پھر اس کے بعد مولوی صاحب موصوف اپنی تصنیف بنام [illegible] کا مضمون سناتے رہے۔

جوکہ انہوں نے ایک عمدہ اور نئے طرز پر سلسلہ احمدیہ کی تائید میں پنجابی نظم تصنیف کی ہے۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے مطبع انوار احمدیہ میں طبع ہو رہی ہے نظم سننے کے بعد سید سرور شاہ صاحب نے لالہ بڈہاپا کی طرف سے عرض کی کہ انکو انہوں نے ایک سوال کیا کہ اسلام کے سوا غیر مذاہب کے لوگ جو نیکی کرتے ہیں کیا ان کو نجات ہے کہ نہیں۔ حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے ہوا کرتی ہے اس فضل کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے جو اپنا قانون ٹھہرایا ہوا ہے وہ کبھی باطل نہیں کرتا وہ قانون یہ ہے کہ **ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** اور **ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ** اگر اس پر دلیل پوچھیں تو یہ ہے کہ نجات ایسی شئے نہیں ہے کہ اسکو برکات اور ثمرات کا پتہ انسانکو صرف مرنیکے بعد ہی ملے بلکہ نجات تو وہ امر ہے کہ جس کے آثار اسی دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں کہ نجات یافتہ آدمی کو ایک بہشتی زندگی اسی دنیا میں ملجاتی ہے دوسرے مذاہب کے پابند تو اس سے محروم ہیں اگر کوئی کہے کہ اہل اسلام کی بھی یہی حالت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ اسی لئے اس سے بے نصیب ہیں کہ کتاب اللہ کی پابندی نہیں کرتے اگر ایک شخص کے پاس دوا ہو اور وہ اسے استعمال نکرے اور لاپروائی سے نہ کہاوے تو وہ بہرحال اسکے فوائد سے محروم رہیگا یہی حال مسلمانوں کا ہے کہ اون کے پاس قرآن جیسی پاک کتاب موجود ہے مگر وہ اس کے پابند نہیں ہیں مگر جو لوگ خدا کے کلام سے اعراض کرتے ہیں وہ تو ہمیشہ انوار و برکات سے محروم رہتے ہیں پھر اعراض بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک صوری اور معنوی یعنی ایک تو یہ ہے کہ

دوسرے یہ کہ اعتقاد میں ہو اور انسان کو انوار اور برکات سے حصہ نہیں ملسکتا جب تک وہ اوسیطرح عمل نکرے جسطرح خدا فرماتا ہے کہ **کونوا مع الصادقین** بات یہی ہے کہ خمیر سے خمیر لگتا ہے اور یہی قاعدہ ابتدا سے چلا آتا ہے پیغمبر خدا آئے تو آپ کے ساتھ برکات اور انوار تھے جنمیں سے صحابہ نے بھی حصہ لیا پھر اسیطرح خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکھ تک انکی نوبت آئی اور اس سے بڑھکر دلیل یہ ہے کہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں برکات نہیں ہیں اور اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں

رکھا ہوا کیا ہے ہندوں کو دیکھو بت پرست ہیں عیسائیوں نے ایک عاجز انسان کو خدا بنا رکھا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم بت پرست نہیں ہیں تو جب ہم اس کی تفتیش کرینگے تو ثابت کر دینگے کہ یہ لوگ غیر اللہ کی پرستش کرتے ہیں خود کلام خدا کا [illegible] ہونا اور یہ دعوے کرنا کہ میں خدا سے [illegible] ہیں ہے کہ [illegible] دونوں

جو شخص دعوی کرتا ہے کہ [illegible] خدا کے کلام کے [illegible] پاوے گا وہ [illegible] نجات کی کنجی تو خدا کے ہاتھ میں ہے [illegible] جسکے لئے چاہے اسکے دروازے کہولدے خدا [illegible] فرماتا ہے کہ رسول کی پیروی کرو اگر ایک باغ ہو اور اس میں لاکھوں پھل پھول ہوں مگر جب تک باغبان اجازت نہ دے تو کوئی [illegible] ایک پھل بھی نہیں کہا سکتا۔ اسیطرح بازاروں میں کئی قسم کی اشیاء ہوتی ہیں اور ہزاروں ہوتی ہیں مگر مالک کی اجازت ہو تو کوئی لیوے اسیطرح خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے حاصل کرنیکا ایک ہی طریق ہے اور یہ امر سے اسیطرح چلا آتا ہے اسمیں بحث کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر ایک نور اور معرفت کی نظیر اور جگہ مل ہی نہیں سکتی +

انسان کا سب سے پہلا معجزہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسے تقوے بخشے جو دل پلید ہوتے ہیں انکا بیان ہی کرنا بے فائدہ ہے اگر کوئی ہمارے پاس آکر ایک کاغذ کا کبوتر بنا کر کہادے تو کیا اوسے ہم کرامت سمجھ لینگے بات یہی ہے کہ انسان کی زندگی پاک ہو اور راستی ہو اور تقوی ہو پھر نماز عشا پڑہکر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے +

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی +

سیر بوجہ مصروفیت اعجاز احمدی آج بھی سیر ملتوی رہی :

ظہر اسوقت حضرت اقدس اُن تائیدات الہی کا ذکر کرتے رہے جو کہ اب ان ایام میں حضور کی فتح نصرت اور اقبال کے شامل حال ہوتی جاتی ہیں اور کس طرح سے ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ تمام دشمن گرفتار ہوتے جاتے ہیں ایک طرف اعجاز احمدی کی تصنیف کو دیکھو جسے حضرت نے ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے شروع کر کے چند ایام میں ختم کیا اور ۱۵ تاریخ تک وہ ایک صف شکن حملہ کیطرح دشمن پر جا پڑی اس کتاب کی تصنیف کی جو کیفیت ہے ہم اُسے صفحہ قرطاس پر کیا بیان کر سکتے ہیں وہ تو صرف دیکھنے پر منحصر تہی جو لوگ ان ایام میں قادیان میں موجود تھے وہی اسے خوب جانتے اور سمجھتے ہیں اور یہ خدا کا برگزیدہ کسطرح اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں ہر ایک آرام اپنی جان پر حرام کرتا ہے اور رات اور دن کو ایک کرتا ہے اور خدا کی دین کا بول بالا کرنا کسطرح سے اس کا اوڑھنا بچھونا اور اس کی حرکت اور سکون علت غائی بنا ہوا ہے اگرچہ اس کی کیفیت بذریعہ آپکی تصانیف اور اخبارات کے ہر ایک اہل دلکو کچھ نہ کچھ معلوم ہو سکتی ہے مگر پورے طور پر اُسے وہی لوگ مشاہدہ کرتے ہیں جو کہ حضرت اقدس کے قدموں میں شب و روز رہتے ہیں۔ رات کا عالم ہے لوگ اپنے اپنے گہروں میں لحاف لے لے کر سو رہے ہیں مگر یہ ایک خدا کا بندہ ہے

کہ رات کے تین تین بجے تک چراغ جل رہا ہے کاغذ ہاتھ میں ہے قلم چل رہا ہے مکان کے دروازوں کی اندر سے گنڈیا لگائی ہوئی ہیں پھر یہ نہیں کہ اگر رات ساری بیداری میں گذاری ہے تو چلو دن کو ایک آدھ گھنٹہ آرام کر لیں نہیں فجر کی نماز جو کہ آجکل ۵ بجے کے قریب ہوتی ہے اس میں اور باقی کل نمازوں میں شریک ہوتے ہیں اور کوئی تکاہٹ یا کسی قسم کوفت یا تکان کی زبان پر نہیں آتی پھر یہیں اور کاتب کاپی پر کاپی اور پروف پر پروف لا رہے ہیں آپ انکو دیکھتے ہی جاتے ہیں تصحیح بھی فرماتے ہیں اور لکھتے بھی جاتے ہیں بھلا ایسی مصروفیت میں کونسی گھڑی ایسی نکل سکتی ہے جس میں دن کو سونے کا کوئی موقع ملے اور یہ اس قسم کا جہاد ہے کہ اس میں مشکل سے کوئی غیر حصہ لے سکتا ہے تلوار یا تیر کمان ہو تو اس میں تو ہر ایک شریک ہو جاوے مگر وہ دل اور دماغ اور وہ روانی جو کہ خدا نے اپنے پیارے مہدی اور مسیح کو عطا کی ہے کوئی دوسرا کہاں سے لاوے کہ مضمون نویسی میں آپ کا ہاتھ بٹا سکے غرضیکہ یہاں رہنے ولوں کو اس قلمی جہاد کی کچھ کیفیت نظر آسکتی ہے جو اس زمانہ میں خدا اپنے ایک بندے سے کرا رہا ہے اور اس دفعہ جو مضمون عربی کا آپکو زیر قلم تہا وہ اس وجہ سے ایک کٹھن اور سخت مشکل مضمون تہا کہ اس میں تاریخ کے طور پر ایک واقعہ حقہ کا بیان کرنا تہا یعنی مد کے مقام پر جو مباحثہ ہو چکا ہے اسبات پر آپکو تحریک من جانب اللہ ہوئی اور وہ مباحثہ جسے قبل ازیں حضرت اقدس بالکل اشاعت کرنا بھی پسند نہ فرماتے تہے خدا کے فضل اور کرم سے ایک عظیم الشان نشان بن گیا اس میں دس ہزار روپے کا انعامی اشتہار ان مولویوں کے واسطے ہے جو اسکی نظیر پیش کر سکیں۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے دشمنوں کی ہر طرح کی گرفتاری پر مسرت ظاہر ہوتی رہی اور حضرت اقدس پھر نماز پڑھکر تشریف لے گئے

عصر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور بعض مریضوں کے حالات اور انہیں فوری تیز جلابوں سے جو عمدہ نتائج پیدا ہوئے تھے انکا ذکر حکیم نور الدین صاحب کرتے رہے حضرت اقدس نے اسکی تائید میں فرمایا کہ جب بمبئی میں طاعون کثرت سے پہیلی تو وہاں سے زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینیر نے مجھے لکھا تہا کہ یہ ایک بارہا تجربہ شدہ اور مفید علاج اسکا دیکھا گیا ہے کہ طاعون کے آثار نمودار ہوتے ہی ۵ یا ۶ تولہ کے قریب مگنیشیا سالٹ مریض کو پلا دیا گیا ہے تو اُسے پھر بفضل خدا ضرور آرام ہو گیا ہے۔

اس کے بعد حسب الحکم حضرت صاحب **اعجاز احمدی** کا اردو حصہ مضمون کا شیخ یعقوب علی صاحب تراب بلند آواز سے پڑہکر احباب کو سناتے رہے پھر نماز عشا ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

احمدیہ سلسلہ اور اُسکے متعلقات کی خبریں

مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی امروہہ سے واپس تشریف لائے۔

اس ہفتہ میں ایک عظیم الشان نشان اعجاز احمدی کے نام سے احمدیہ مشن کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا اسمیں دس ہزار روپیہ انعام مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور دیگر مولوی صاحبوں کے لئے ہے جو اُسکے عربی قصیدہ کی نظیر بیس دن میں پیش کریں اور اُردو دیباچہ میں جو دلائل درج ہیں اُنکو توڑ کر دکھلا دیں یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ دن میں طیار کیا ہے اور عربی قصیدہ میں اُن تازہ واقعات کا ذکر ہے جو مُدّ کے مباحثہ کے متعلق ہیں اب اس کے بعد کوئی معذر اس سلسلہ مخالفین کے لئے نہیں ہے۔ اپنے احباب کی خاطر ہم اعجاز احمدی کا اُردو البدر کے صفحوں پر درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ضمیمہ کتاب نزول المسیح

مرقومہ ۸ر شعبان ۱۳۲۰ھ روز شنبہ مطابق ۸ر نومبر ۱۹۰۲ء

جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار ہے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر اور تو ہی ہر جو سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے۔

ایہا الناظرون ارشدکم اللہ آپ صاحبوں پر واضح ہو کہ اس مضمون کے لکھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ موضع مُدّ ضلع امرتسر میں باصرار منشی محمد یوسف صاحب کے میرے دو مخلص دوست ایک مباحثہ میں گئے ہماری طرف سے مولوی سید محمد سرور صاحب مقرر ہوئے اور فریق ثانی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو امرتسر سے طلب کر لیا اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس بحث میں خیانت اور جھوٹ سے کام نہ لیتے تو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوف نے میری پیشگوئیوں کی تکذیب میں دروغگوئی کو اپنا ایک فرض سمجھ لیا اسلئے خدا نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کیطرف توجہ دلائی۔ تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد۔ اے منصفین ہماری کتاب نزول المسیح کے پڑھنے والوں پر مخفی نہیں کہ اس میں ڈیڑھ سو نشان آسمانی صدہا گواہوں کی شہادت کیساتھ لکھا گیا ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کیطرح برس رہے ہیں اور اگر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہونگے مگر افسوس کہ تعصب اور دنیا پرستی ایک ایسا لعنتی روگ ہے جس سے انسان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا اور سنتے ہوئے نہیں سنتا اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر وہ اُنکی گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دُنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اسکی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔ تاہم اس زمین پر کیسے کیسے گناہ ہو رہے ہیں کہ ان نشانوں کی بھی لوگ تکذیب کر رہے ہیں۔

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جسکے وقت میں اونٹ بیکار ہو گئے اور پیشگوئی آیت کریمہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ پوری ہوئی اور پیشگوئی حدیث وَلَیُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْهَا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہانتک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اُس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں میں خبر دیگئی تھی کہ مسیح موعود کیوقت میں طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائیگا اور ذو السنین ستارہ نکلیگا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقدر ہے جو دمشق کی شرقی سمت میں اسکا ظہور ہو اور نیز وہ صدی کے سر پر اپنے تئیں ظاہر کریگا جبکہ صلیب کا بہت غلبہ ہوگا سو آج وہ سب باتیں پوری ہو گئیں اور میری تائید میں میرے ہاتھ پر خدا نے بڑی بڑی نشان دکھلائے۔ آتھم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آیا۔ بارآں برس پہلے براہین احمدیہ میں بھی اسکی طرف اشارہ کیا گیا تھا اور ایک حدیث بھی اس واقعہ کی خبر دے رہی تھی مگر شریر لوگوں نے اس پر ٹھٹھا کیا اور قبول نہ کیا اور اس پیشگوئی کی میعاد شرطی تھی اور پیشگوئی اصلی نہیں کہ گئی تھی کہ وہ عیسائی ہے بلکہ جیسا کہ اس مباحثہ کے رسالہ میں جسکا نام عیسائیوں نے جنگ مقدس رکھا ہے لکھا ہے سبب اس پیشگوئی کرنیکا یہی تھا کہ اُسنے اپنی کتاب اندرونہ بائبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دجال رکھا تھا سو اُسکو پیشگوئی کرنے کیوقت قریباً ستر آدمیوں کے روبرو سنا دیا گیا تھا کہ سبب اس پیشگوئی کا یہی ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا سو تم اگر اس لفظ سے رجوع نہیں کرو گے تو پندرہ مہینہ میں ہلاک کئے جاؤ گے سو آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کیا اور کہا کہ معاذ اللہ میں نے آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کوئی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اُٹھائے اور زبان منہ سے نکالی اور لرزتے ہوئے زبان سے انکار کیا جسکے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی بھی گواہ ہونگے پس کیا یہ رجوع نہ تھا؟ اور کیا اُسکا ڈرنا اور میعاد پیشگوئی میں اس بحث کو بکلی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرتا تھا اور نیز شیخ غلام حسن صاحب مرحوم رئیس اعظم امرتسر کے ساتھ بھی اور میاں غلام نبی صاحب برادر میاں اسد اللہ صاحب مرحوم وکیل امرتسر کے ساتھ بھی کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ وہ ضرور ڈرا۔ اور کیا اُسکا امرتسر کو چھوڑنا اور غربت میں خاموش زندگی بسر کرنا اور اکثر روتے رہنا اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ اسکا دل ترساں اور لرزاں ہوا۔ اور کیا اسکا باوجود چار ہزار روپیہ دینے کے قسم نہ کہانا حالانکہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ عیسائی مذہب میں جواز قسم ہے اور خود مسیح نے بھی قسم کہائی اور پولوس نے بھی۔ اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ ڈر گیا۔ پس کیا ابتک دجال کہنے کے قول سے اُسکا رجوع ثابت نہیں ہوا اور کون ثابت کر سکتا ہے کہ بعد اسکے اُس نے پیشگوئی کی میعاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہہ کر پکارا اور پھر باوجود اس کے جیسا کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں مر جائیگا کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرا۔ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے اُسکی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے اگر شک ہو تو اُسکی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو کہ کب اور کس عمر میں اُس نے پنشن پائی۔ پس اگر پیشگوئی صحیح نہیں تھی تو وہ کیوں میرے پہلے مر گیا خدا کی لعنت اُن لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اُسکو روکتا ہے۔

دیکھو لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اُس میں صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چھ برس کے اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائیگا اور عید کے دن سے وہ دن ملا ہوا ہوگا وہ کیسی صفائی سے پوری ہوئی یہانتک کہ فتح علی شاہ ڈپٹی کلکٹر وغیرہ معزز لوگوں نے جو چار ہزار کے قریب تھے ایک محضر نامہ تیار کر کے لکھ دیا کہ کمال صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی حالانکہ یہ لوگ مخالف جماعت میں تھے مگر پھر بھی یہ ناخدا ترس نام کے مولوی مانتے نہیں۔ انہیں کے معزز بھائیوں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی شہادتیں موجود ہیں بلکہ اُس محضر نامہ میں بعض ہندو بھی ہیں مگر تاہم تعصب ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو اندھا کر دیتی ہے یہ پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ ایک رستبازکے آنسو جاری ہو جائیں گے مگر پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ آخر

(باقی دیکھو ضمیمہ)